

مولانا یحیٰ احمد نعمانی

مغربی تہذیب و ثقافت اور مسلمان خواتین!

کیا کبھی آپ کسی معروف ڈپارٹمنٹل اسٹور گئے ہیں؟ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنی اشیاء ضرورت کی خریداری میں مصروف ہوں، ایسے میں کسی بنت حوا کی آواز سوچ و فکر کا دائرہ اپنی طرف مبذول کراتی ہے۔ متعلقہ کمپنی کی مصنوعات کی خوبیوں، فوائد اور ثمرات کی تسبیح میں گنواقی زبان لمحہ بھر کے لئے آپ کو ذہنی و قلبی تذبذب سے دوچار کر دیتی ہے، کشش صوت سے لے کر ہیئت لباس تک کا وصف اور ڈھنگ ابلیسی تیر بن کر آپ کی ایمانی و روحانی نظر و فکر کے قالب کو زخمی کرنا نظر آئے گا۔

قارئین! یہ رونا اور یہ دکھڑا کسی خاص مقام، مکان اور جگہ کا نہیں ہے۔ شامت اعمال کی یہ مشاہداتی تصویریں مسلم معاشرے میں ہر نشیب و فراز اور قدم قدم پر دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جاہلیت قدیمہ اور جاہلیت جدیدہ صنف نازک کی تذلیل، تحقیر اور عدم توقیر کے حوالہ سے سرمو کوئی فرق و امتیاز نہیں رکھتیں۔ حوا کی بیٹی ماضی قدیم میں یونانیوں کے ہاں برائیوں کا منبع، عرب کے ہاں ذلت و رسوائی کی علامت اور اہل کلیسا کے ہاں لوٹہ یوں سے بدتر حیثیت کی حامل گردانی جاتی تھی۔ حد تو یہ ہے کہ نصرانیت باوجود ایک مذہب ساوی کا دعویدار ہونے کے تحریف و تبدل کی رنگ آمیزی سے اس قدر کھوکھلا ہو چکا تھا کہ، عورتوں کے لئے کلام مقدس کو چھوٹا اور گر بے میں داخلہ تک ممنوع قرار دیا جا چکا تھا۔ اس کے برخلاف اسلام نے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی صورت میں عورت کے حقوق بیان اور بحال کیے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تعلیمات تو صنف اناٹ کو آگینوں کی مانند نازک بتلاتی اور ان کی حفاظت کا حکم دیتی ہیں۔ فی زمانہ حقوق نسواں کی بحالی اور تحفظ کے نام پر ہڈی دل مغرب زدہ این جی اوز کا وجود نامسعود مسلمان خواتین کو دین سے برگشتہ خاطر کرنے کے لئے کیا کیا طریقے اور حربے اپنا رہا ہے؟ آئیے! ایک اچھٹی نظر اس کھلی حقیقت پر ڈالتے ہیں:

- (1) معاشرے کے مستحکم اور فیصلہ کن اہمیت و حیثیت رکھنے والے افراد کار سے ربط و ضبط بڑھانا تاکہ راستے کی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔ (2) اشتہارات کی تشہیر اور لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ رائے عامہ کی ہمواری۔ (3) باقاعدہ اور منظم طریقہ کار کے تحت عدالتوں میں عورتوں کے لئے جنسی فیصلوں کی آزادی کے عنوان سے من پسند شادی کرنے والے جوڑوں کے مقدمہ استعانت عدالت میں ہیں تاکہ بین الاقوامی

سطح پر اس طرز عمل کی زیادہ سے زیادہ پذیرائی ہو سکے۔ (4) جنسی بے راہ روی کو ہوا دینے کے لئے مخلوط تعلیمی اداروں کے قیام کی بھرپور حوصلہ افزائی۔ (5) دفاتر، فیکٹریوں اور کارخانوں میں مرد و عورت کے اختلاطی ماحول کی نشوونما۔

نوبت بایں جا رسید کہ بعض مسلم ممالک میں مخلوط ماحول پیدا کرنے کے لیے ایجوکیشن، انجینئرنگ، اکاؤنٹس اور دیگر دفتری امور کے لئے خواتین کیدٹس کی بھرتی جاری و ساری ہے۔

(6) ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مخلوط محفلوں کی خبریں، کہانیاں اور رپورٹاژ منظر عام پر لائی جا رہی ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا سے پیش کیے جانے والے پروگراموں میں جنسی آزادی اور خاندانی منصوبہ بندی کے مقاصد کو خصوصی طور پر اجاگر اور نمایاں کیا جا رہا ہے۔ اس صورت حال پر حفیظ جالندھری کے اشعار جاندار اور خوبصورت تجزیہ و تبصرہ معلوم ہوتے ہیں:

اب مسلمانوں میں بھی نکلے ہیں کچھ روشن خیال جن کی نظروں میں حجاب صنف نازک ہے وبال
چاہتے ہیں بیٹیوں، بہنوں کو عریاں دیکھنا محفلیں آباد لیکن گھر کو ویراں دیکھنا
یہ بات اب طشت از بام ہو چکی ہے کہ ان این جی اوز کے پشت پناہ اقوام متحدہ، امریکہ اور صیہونی
گماشتے ہیں، جن کا سطح نظر اور مقصد حیات ہی اسلام کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا ہے۔ تسلیم کہ معاش
بعض مخصوص حالات و کیفیات میں کچھ خواتین کی اقتصادی مجبوری ہے لیکن اس کیلئے حدود شرع کو پامال کرنا،
اسلامی تعلیمات کا سرعام عملی استہزا کرنا اور مشرقی روایات و اقدار کو پس پشت ڈالنا کہاں کی دانشمندی، روشن
خیالی اور تہذیب یافتہ ہونے کی علامت و نشانی ہے؟ اسلام دین فطرت ہے۔ اسکی روشن، واضح اور غیر مبہم
تعلیمات ہر دور و زمانہ میں چھوٹے سے لے کر بڑے تک، عورت سے لیکر مرد تک، بچہ سے لیکر بوڑھے تک،
جاہل سے لے کر عالم تک، فقیر سے لے کر غنی تک غرض ہر ایک کیلئے یکساں قابل قبول و عمل تھیں، ہیں اور
رہیں گی۔ کمی اور نقص انسان کی کمزوری اور خامی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے مسلمان خواتین اپنی متاع
عفت و ایمان کی حفاظت، اہمیت اور ضرورت کو اسلام کی آفاقی تعلیمات کی روشنی میں جاننے، سمجھنے اور اس پر
عمل پیرا ہونے کی سعی بلیغ کریں۔ سروسٹ صاحب ایمان خاتون کا لباس اسلام کی نگاہ میں کیا اہمیت
وحیثیت رکھتا ہے؟ اس سوال کا جواب دین مبین کی تعلیم کردہ ہدایات کے آئینے میں دیکھتے ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ان عورتوں پر رحم فرمائے جنہوں نے اسلام کے
ابتدائی دور میں (مکہ سے مدینہ) ہجرت کی۔ جب اللہ پاک نے وَلِیْضُرِّبَنَّ بِخُمْرِهِنَّ عَلٰی جُبُوْبِهِنَّ کا
حکم نازل فرمایا تو انہوں نے اپنی موٹی چادروں کو کاٹ کر دوپٹے بنا لیے۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت
میں مشرک عورتیں سر پر دوپٹہ باندھ کر کے بقیہ حصہ کمر پر ڈال دیا کرتی تھیں۔ اس کے برعکس مسلمان

عورتوں کو حکم ہوا کہ سرسمیت سینہ اور گلے پر بھی دوپٹہ ڈالیں۔ یہ حکم سن کر صحابیات نے موٹی چادروں کو کاٹ کر اپنے دوپٹے بنائے، کیونکہ باریک کپڑے سے سر اور بدن کا پردہ نہ ہو سکتا تھا۔ تحفہ خواتین میں مولانا عاشق الہی رحمہ اللہ حدیث مذکور کے ذیل میں رقمطراز ہیں: آج کل کی عورتیں سر چھپانے کو عیب سمجھتی ہیں اور دوپٹہ اوڑھتی بھی ہیں تو اس قدر باریک ہوتا ہے کہ سر کے بال اور مواقع حسن و جمال اس سے پوشیدہ نہیں ہوتے، دوسرے اس قسم کا دوپٹہ بناتی ہیں کہ سر پر ٹھہرتا ہی نہیں چکناہٹ کی وجہ سے بار بار سر کرتا ہے اور پردہ کے مقصد کو فوت کر دیتا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ایسے مرد پر لعنت فرماتے ہیں جو عورت کا لباس پہنے اور ایسی عورت بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت کی سزاوار ٹھہرتی ہے جو مرد کا پہناوا زیب تن کرے۔ اس حدیث مبارک کی روشنی میں اپنے گرد و پیش پر نظر ڈالیے! فیشن پرستی کا ماحول، موسم اور فضا اباحت پسندی، جنسی بے راہ روی، فحاشی و عریانی اور مادیت کی یورش ہر سو پھا کئے ہوئے ہے۔ نادانی خود فریبی اور نفس پرستی کا شکار مسلمان غیروں کی نقالی میں اس قدر منہمک ہو چکا ہے کہ مرد و زن کے ہیئت لباس، نوعیت کار اور پیداؤں کی فرق تک کو ختم کر دینے پہ تلا ہوا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کے دو طبقے ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا۔ ان دو گروہوں میں سے ایک تو وہ قوم ہوگی جن کے پاس کوڑے ہونگے گائے کی دم کی طرح اور اس سے وہ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے۔ دوسرا طبقہ ان عورتوں کا ہے جو بظاہر کپڑے پہنے ہوں گی لیکن پھر بھی نگلی ہوگی، مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور خود ان کی جانب میلان رکھنے والی ہوں گی۔ انکے سر خوب بڑے بڑے اونٹوں کے کوہان کی طرح ہونگے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی دور سے آرہی ہوگی۔ کتنی سخت وعید ہے ان دختران ملت کے واسطے جو اسلامی معاشرت اور اوضاع و اطوار سے صرف نظر کر کے جدت پسندی اور باطل رسوم و رواج کو اپنی کامیابی کی کلید اور ترقی کا زینہ سمجھ بیٹھی ہیں۔ کیا آج مغرب کی مادہ پرستی نے عورت کو زمانہ جاہلیت کی طرح عزت کی اونچیاں سے خاک ذلت پر نہیں دے مارا؟ کیا آج امت مسلمہ کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں مغربی استعمار کے دام تزویر کا شکار نہیں؟ فیصلہ آپ پر ہے!! فطرت سے بغاوت کے نتیجے میں خود اس یورپ کی معاشرتی ٹوٹ پھوٹ اور خانگی زندگی کی زبوں حالی کیا صورت و شکل اختیار کر چکی ہے؟ اس ضمن میں سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف کا یہ اعتراف جرم سند کے طور پر پیش کرنے کیلئے کافی ہے، جس میں انھوں نے کہا: ہم نے عورتوں کو گھر سے نکال کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔ اس سے انگریزوں کی مصنوعات بڑھ گئیں، لیکن معاشرتی ابتری کا شکار ہو گئے ہیں۔